جامعہ کے لیل ونہار

علماء کو فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر خالص اسلام کی دعوت پیش کرنی چاہیے۔

مثالی خطیب کے لیے ضروری ہے کہ وہ عالمی حالات کے ساتھ مسلمانوں کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہو۔

جامعہ سلفیہ میں منعقدہ علماء کرام کے اجلاس سے مقررین کا خطاب

عالمی حالات بڑی تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ان سے باخبر رہنا ایک عالم اور خطیب کے لیے از حد ضروری ہے۔ خصوصاً اسلامی دنیا میں طرح طرح کے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ دہشت گردی ،شدت پسند گروپس ،فرقہ واریت ،سیاسی بحران نے مسلمانوں کو پریشان کر رکھا ہے۔اور اسلامی ممالک میں مسلح جدوجہد کے ذریعے قتل وغارت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ بدقسمتی سے ذرائع ابلاغ جانبداری سے کام لیتا ہے۔اور حقیقی صورت حال پر بات کرنے کی بجائے جھوٹ اور من گھرٹ باتوں کو پھیلاتا ہے۔ اور رائے عامہ کو گمراہ کرتا ہے۔ایسی صورت حال میں علماء اور خطباء کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ حقیقت حال معلوم کر کے عوام الناس کو سچائی سے آگاہ کریں۔ان خیالات کا اظہار ناظم اعلی وفاق المدارس السلفیہ جناب یٰسین ظفر چودھری نے علماء اور خطباء کے اجلاس میں کیا۔جس کا اہتمام جامعہ سلفیہ نے کیا تھا۔انہوں نے مزید کہا کہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر اسلام کی خالص دعوت پیش کریں۔اور مل جل کر دین کی دعوت کو فروغ دیں۔ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔ آج کل کام کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے گروپ یا کلب بنا کر کیا جاتا ہے۔اور کلب کے ممبران کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا ربط ہوتا ہے۔ہماری خواہش ہے کہ اجلاس کے تمام شرکاء بھی اس گروپ میں شامل ہوں۔اور اس کی نگرانی جامعہ خود کرے گا۔اور ضرورت محسوس کرنے پر رابطہ بھی کرے گا۔بعض دفعہ اہم مساجد میں خطیب کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہنگامی صورت حال کی وجہ سے اچھے خطیب کی ضرورت ہوتی ہے۔آج کا اجلاس اسی سلسلے کی کڑی ہے۔اس سے قبل اجلاس کی کاروائی کا آغاز قاری حسنین کی تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔جبکہ اجلاس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا محمد یونس نے کی۔اجلاس سے دیگر علماء نے بھی خطاب کیا۔مفتی عبدالحنان نے کہا۔دعوت کا کام ہم سب کی ذمہ داری ہے۔نبی کریم ﷺ کی

سیرت طیبہ ہماری لیے کافی ہے۔خصوصاً آپ کی مکی زندگی ہمارے لیے مثال ہے۔ہمیں بھی اس سے رہنمائی لینی چاہیے۔مولانا نجیب اللہ طارق نے کہا کہ یہ فورم مستقل بنیادوں پر بننا چاہیے۔اور خطبات جمعہ کے لیے ہمیں رہنمائی کی ضرورت ہے۔لہذا جامعہ سلفیہ اس ضمن میں اپنا کردار ادا کرے۔فیصل آباد میں ہماری تین سو سے زائد مساجد ہیں۔اگر ہم ایک موضوع پر گفتگو کریں گے۔تو گویا ہم نے 70 ہزار لوگوں تک پیغام پہنچادیا۔خطباء کو حسب حال گفتگو کرنی چاہیے۔جیسے عیدین اور جنازوں کے موقعہ پر لمبی بات مناسب نہی ہوتی۔مختصر اور جامع بات کرنی چاہیے۔ڈاکٹر عتیق الرحمٰن نے اس تجویز کی تائید کی۔اور کہا کہ آج کل انٹرنیٹ کا دور ہے۔ہمیں whatsapp پر اپنا گروپ تشکیل دینا چاہیے۔تمام دوست پورا ہفتہ اپنی آراء اور موضوعات کے لیے تجاویز اپ لوڈ کرتے رہیں۔پروفیسر اُحمد نے کہا یہ پروگرام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ہم جامعہ سلفیہ کے شکر گزار ہیں۔اور یہ ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ حالات حاضرہ کو سمجھ سکیں۔اور باہمی رابطے سے ہم اپنا نقطہ نظر زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچاسکیں۔ہم سب کو بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے۔ڈاکٹر عبدالرزاق نے کہا کہ مساجد میں 5% فیصد لوگ آتے ہیں۔باقی لوگوں تک پیغام کیسے پہنچائیں۔پمفلٹ یا ذاتی رابطوں سے یہ کام ممکن ہے۔لہذا تمام علماء اس بات کو مدنظر رکھیں۔مولانا ابوبکر صدیق نے کہا کہ عوامی خطباء کی تربیت کی اشد ضرورت ہے۔وہ ایسی باتیں کرتے ہیں۔جس سے مشکلات پیدا ہوتی ہے۔فیصل آباد کو چار حلقوں میں تقسیم کردیا جائے۔اور انکی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔مولانا عظیم اختر نے کہا کہ خطبہ جمعہ تو ہر خطیب انفرادی طور پر تیار کرلیتا ہے۔لیکن اصل کام یہ ہے کہ ہم جامعہ سلفیہ کے ساتھ منسلک رہیں۔اور جہاں ذمہ داری لگائیں اس کو قبول کریں۔بعض دفعہ مساجد والے خاص خطیب کی ڈیمانڈ کرتے ہیں۔لہذا ان کی درخواست کو منظور کرتے ہوئے اگر آپ کے ذمہ یہ کام لگایا دیا جائے۔تو اسکو اسرانجام دیں۔آپ دراصل جامعہ کے نمائندہ ہیں۔اور جامعہ کے سفیر بھی!مولانا عاطف شیخ نے کہا کہ میں جامعہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میری دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔اہم موضوعات زیر بحث آنے چاہیے۔اور صحیح معلومات ملنی چاہیے۔کمزور اور بلا دلیل نہیں ہونی چاہیے۔علاوہ ازیں ہمیں پمفلٹ کی شکل میں مختلف موضوعات کو شائع کرکے تقسیم کرنا چاہیے۔مولانا عارف نے کہا کہ ہمیں اپنی بات منوانے اور دعوت دینے کے لیے مساجد سے باہر نکلنا ہوگا۔ہمیں مختلف ہالز میں تبلیغی پروگرام مرتب کرنے چاہیے۔جہاں ہر طبقے کے لوگ آجاتے ہیں۔جامعہ میں ہونے والے خطبہ کو پمفلٹ کی شکل میں تقسیم کیا جائے۔فیس بک ایک اہم ذریعہ ہے۔اس کے

ذریعے ہمیں اپنا فکر لوگوں کے سامنے رکھنا چاہیے۔ مولانا احسن شفیق نے جامعہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ خطیب اکیلا ہوتا ہے، اور سننے والے ہزاروں۔ ساری ذمہ داری خطیب پر ہوتی ہے۔ جو کہتا ہے لوگ اس کے ذمہ دار نہیں ہوتے ہیں۔ علمی گفتگو سے لوگوں سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔ البتہ خطیب کی گفتگو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ اس لیے ایسے خطیب کا انتخاب کرنا چاہیے۔ جو علاقے کے مسائل سے بخوبی واقف ہو۔ اس کے ساتھ خطیب کا مظہر پرکشش ہو۔ لباس اور وضع قطع اچھی ہو۔ خطیب کو چاہیے کہ وہ عام مجلسوں میں بھی محتاط گفتگو کرے۔ خطیب کا عمل اس کی مقبولیت کا سبب ہوتا ہے۔ مولانا بلال احمد خطیب نے کہا کہ ہمیں موجودہ جدید ذرائع استعمال کرتے ہوئے بہت محتاط ہونا چاہیے۔ whatsapp کی جگہ اور بھی پروگرام ہیں۔ ان کا استعمال زیادہ محفوظ ہونا چاہیے۔ کسی ماہر کی خدمات حاصل کرکے یہ گروپ تشکیل دینا چاہیے۔ آخر میں صاحب صدر جناب مولانا محمد یونس نے خطاب کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو طاقت گویائی دی ہے۔ وہ دوسروں کو اپنا ہمنوا بنا سکتا ہے۔ ان کے جذبات سے کھیل سکتا ہے۔ خطیب، فصاحت وبلاغت کے ساتھ یہ کام بہتر کرسکتا ہے۔ حسب حال گفتگو فصاحت اور اسلوب اور انداز ایسا ہو کہ بات لوگوں کے دلوں میں اتر جائے۔ یہ بلاغت کہلاتی ہے۔ لوگ اچھی بات سننے کے لیے ہمارے پاس آتے ہیں۔ یہ تو ہمارا رویہ اور اسلوب کہ ہمارے پاس کون اور کیوں آتا ہے۔ اچھی بات ہو تو زیادہ لوگ آتے ہیں۔ جو لوگ نہیں آتے۔ ان تک خود پہنچنا چاہیے۔ اسی طرح جدید ذرائع میں فیس بک بھی اس کا مثبت استعمال اچھے نتائج دیتا ہے۔ یہ اجلاس بارش کا پہلا قطرہ ہے اس میں کامیابی بہت سے اچھے راستے کھول دے گا۔ انہوں نے خطباء پر زور دیا کہ وہ مثبت کام کریں۔ اچھا اسلوب اختیار کریں۔ اور اصلاح احوال کی کوشش کریں۔ فرقہ واریت، تشدد کی حوصلہ شکنی کریں۔ دوسروں کو مشرک اور کافر بنانا چھوڑ دیں۔ لوگوں میں اتحاد واتفاق پیدا کریں۔ دعا خیر کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ اور ظہرانہ پیش کیا گیا۔

پاکستان کا مستقبل اسلام سے وابستہ ہے۔ اور دینی مدارس اس کے محافظ ہیں

رابطۃ المدارس الاسلامیہ کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن کا طلبہ جامعہ سلفیہ سے خطاب

فیصل آباد (   ) اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کی تعلیمات بھلائی اور خیر خواہی کا درس دیتی ہیں۔ دین کی سمجھ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی کرم نوازی ہے۔ دینی مدارس اس ضمن میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار رابطۃ المدارس الاسلامیہ کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن نے طلبہ جامعہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن وحدیث کی تعلیم کی بڑی اہمیت ہے۔ یہی تعلیم انسانیت کی فلاح کی ضامن ہے۔ یہی تعلیم ہمیں اپنے رب کی معرفت عطا کرتی ہے۔ یہی بندگی

سکھلاتی ہے۔ حلال وحرام میں تمیز اور کامیابی کے راز سے آگاہ کرتی ہے۔ اس تعلیم کے مراکز دینی مدارس ہیں۔ جو دینی تعلیم کے فروغ میں مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کا مستقبل اسلام سے وابستہ ہے۔ اور دینی مدارس نظریہ پاکستان کے محافظ ہیں۔ مدارس کی موجودگی میں کوئی دوسرا ازم پاکستان کا مقدر نہیں بن سکتا۔ یہ اسلام کے نام پر حاصل ہوا۔ اور اسلام ہی اس کا مقدر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد واتفاق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور مل جل کر دشمنوں کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ کی حسن کارکردگی پر مسرت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ ایک مدت سے جامعہ سلفیہ کو دیکھنے کی خواہش تھی۔ جو آج پوری ہوئی۔ اس سے قبل پرنسپل جامعہ سلفیہ چودھری یٰسین ظفر نے خطبہ استقبالیہ میں ڈاکٹر عطاء الرحمٰن اور ان کے رفقاء کو خوش آمدید کہا۔ اور ان کی جامعہ آمد پر مسرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ کے قیام کا اولین مقصد کتاب وسنت کی تعلیم کا فروغ ہے۔ اور یہاں بہترین تعلیم وتربیت کا اہتمام ہے۔ اب تک سینکڑوں علماء فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں کام کر رہے ہیں۔ بہترین نصاب اور نظام کی بدولت طلبہ کی بڑی تعداد جامعہ میں زیر تعلیم ہے۔ فرقہ واریت اور انتہا پسندی سے پاک ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔ آخر میں معزز مہمان کی خدمت میں یادگار شیلڈ پیش کی گئی۔

طلباء جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا شاندار اعزاز

تمام جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی گئی کہ نوید ضیاء فاؤنڈیشن گوجرانوالہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے بین المدارس فی البدیہہ تقریری مقابلے میں جامعہ سلفیہ کے ہونہار طلبہ نے بالترتیب اول دوم پوزیشنیں حاصل کی۔ اول انعام قاری سلمان بشیر نے موٹر سائیکل جبکہ دوم انعام عبدالرحمٰن انور نے لیپ ٹاپ حاصل کر کے جامعہ سلفیہ کا نام روشن کیا۔

فائنل تقریری مقابلے سے پہلے تین مراحل میں تقریری مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن میں فائنل مقابلے کے لیے 15 طلبہ منتخب ہوئے۔ جن کے درمیان فائنل مقابلہ مورخہ 3 جنوری 2016 بروز اتوار گوجرانوالہ چیمبر آف کامرس کے ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اور براہ راست یہ مقابلہ دیکھا اور سنا۔ جبکہ مصنفین کے فرائض غیر جانبدار پروفیسر حضرات نے ادا کیے۔

اس موقعہ پر پرنسپل جامعہ چودھری محمد یٰسین ظفر نے کامیاب طلبہ کو مبارک باد پیش کی۔ اور کہا یہ جامعہ سلفیہ کے لیے اعزاز کی بات ہے۔ اور دعا گو ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان طلبہ کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اور محنت اور لگن کے ساتھ ملک وملت کا نام روشن کریں۔